ہمیں اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کرنا چاہئے کہ دنیائے احمدیت میں مسجدوں کی تعمیر کی طرف جو توجہ ہو رہی ہے اس میں UK والے بھی حصہ دار بن رہے ہیں۔

ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر اپنوں کو بھی اور غیروں کو بھی اپنے قول و فعل سے یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم خدائے واحد کی عبادت کرنے کے لئے مسجدیں بنانے والے ہیں۔

مساجد بنانا ان کا کام نہیں جو مومنوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے والے ہوں۔ پس آج ہم میں سے ہر احمدی کے ہر قول اور عمل سے اس بات کا اظہار ہونا چاہئے کہ وہ محبتوں کا علمبردار ہے۔ وہ دلوں کو جوڑنے والا ہے۔ وہ فتنہ و فساد کو ختم کرنے والا ہے۔

مسجد کی تعمیر کے ساتھ عموماً تعارف بڑھتا ہے اور تبلیغ کے نئے راستے کھلتے ہیں تو اس کے لئے بھی اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کرنے کی ضرورت ہے تا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش پہلے سے بڑھ کر ہو۔

آج ہم جو مسجدیں بنا رہے ہیں یا مشن ہاؤسز کھول رہے ہیں یا سینٹرز لے رہے ہیں اور جماعتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے یہ تحریک جدید کا ہی ثمرہ ہے۔

(مسجد المہدی بریڈفورڈ (UK) کے افتتاح کے موقع پر خطبہ جمعہ میں مسجد المہدی بریڈفورڈ، شیفیلڈ کی مسجد اور لیمنگٹن سپا اور ہڈرزفیلڈ میں نئے سینٹرز کا تذکرہ)

تحریک جدید کے 74 ویں سال کے اختتام اور 75ویں سال کے آغاز کا اعلان۔

اس سال جماعت کو تحریک جدید میں 41 لاکھ 2 ہزار 792 پاؤنڈز کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔

اس سال بھی پاکستان دنیا بھر کی جماعتوں میں مجموعی لحاظ سے پہلے نمبر پر رہا۔ دوسرے نمبر پر امریکہ اور تیسرے نمبر پر برطانیہ۔

افریقن ممالک میں نائیجیریا کی جماعت تحریک جدید میں نمایاں طور پر آگے آئی ہے اور پہلی دس جماعتوں میں شامل ہو کر ایک مثال قائم کر دی ہے۔

تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے والوں کی تعداد پانچ لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے۔ اگر جماعتیں کوشش کریں تو ایک سال میں یہ تعداد تین گنا زیادہ ہو سکتی ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ مورخہ 7رنومبر 2008ء بمطابق 7رنبوت 1387 ہجری شمسی

بمقام مسجد المہدی۔ بریڈفورڈ۔ (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ۔ (ابراہیم:32)

الحمدللہ کہ آج بریڈفورڈ کی جماعت کو بھی یہ مسجد بنانے کی توفیق ملی۔ مسجد کے طور پر استعمال ہونے والا ایک سینٹر تو یہاں موجود تھا اور میرے خیال میں اس کے جو ہال تھے ان کی گنجائش کافی حد تک بریڈفورڈ جماعت کی ضرورت پوری کر رہی تھی، لیکن اس کو مسجد نہیں کہا جا سکتا تھا۔ خاص مسجد کی عمارت جسے انگریزی میں Purpose Built کہتے ہیں اس لحاظ سے یہ جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ہے جو اس علاقے میں تعمیر ہوئی ہے۔ ابھی مَیں نے دیکھا تو نہیں لیکن تصویریں مَیں نے دیکھی تھیں، بتانے والے بتاتے ہیں کہ مین (main) سڑک سے بڑا خوبصورت نظارہ اس مسجد کا نظر آتا ہے اور اس کے ٹیرس (Terrace) پہ کھڑے ہو کر سارا شہر بھی نظر آتا ہے اور لگتا ہے کہ تمام شہر اس مسجد کو دیکھتا ہوگا۔ اور غیر از جماعت مختلف فرقوں کی دوسری مساجد بھی یہاں ہیں وہ

بھی سامنے دور دور نظر آتی ہیں۔

لیکن بہرحال اس جگہ پر، اللہ تعالیٰ نے یہ جگہ تعمیر کے لئے دی ہے جو شہر کی کافی اونچائی پہ ہے اور یہاں سے سارا شہر بھی نظر آتا ہے اور سارے شہر سے یہ مسجد نظر آتی ہے اور اس لحاظ سے اس مسجد کی ایک نمایاں حیثیت ہوگئی ہے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں اور آپ لوگوں کو بھی جو بریڈفورڈ کے رہنے والے ہیں یہ احساس ہوگیا ہوگا کہ جب ارادہ پکا اور مصمم ہو تو اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے۔ جب آپ نے فیصلہ کرلیا کہ مسجد بنانی ہے تو اللہ تعالیٰ نے بھی مدد فرمائی۔

پھر اس علاقہ میں کچھ اور مساجد بھی بن رہی ہیں یا بنی ہیں اور اس جمعہ کے ساتھ مَیں ان کے بارہ میں بھی مختصراً بتا دوں کہ شیفیلڈ میں بھی ایک مسجد بنی ہے۔ ابھی کل انشاء اللہ تعالیٰ اس کا بھی افتتاح ہوگا لیکن چونکہ جمعہ کا موقع نہیں اس لئے اس کے بارہ میں بھی آج ہی بتا رہا ہوں۔ اسی طرح دو سینٹرز خریدنے کی بھی آپ کو توفیق ملی۔ دنیا کے احمدیوں کی خواہش ہوتی ہے کہ اس مسجد کے مختصراً کوائف بھی ان کو پتہ لگیں۔ آپ جو یہاں انگلستان کے رہنے والے ہیں، ان میں سے بھی بہت سوں کو پتہ نہیں ہوگا اس لئے بتا دیتا ہوں۔

یہاں جماعت کی تاریخ تو بہت پرانی ہے۔ 1962ء سے یہاں جماعت قائم ہے۔ 1968ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ یہاں تشریف لائے تھے، پھر 1973ء میں دوبارہ تشریف لائے تھے اور 1979ء میں جو اس وقت آپ کا سینٹر استعمال ہو رہا ہے اس کو خریدا گیا تھا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 1982ء میں یہاں تشریف لائے تھے اور پھر 1989ء اور 1992ء میں بھی آپؒ یہاں تشریف لائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے کہنے پر یہاں مسجد کے لئے جگہ تلاش کی گئی اور پھر 2001ء میں اس کی پلاننگ Permission مل گئی تھی اور 2004ء میں جیسا کہ آپ جانتے ہیں اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس مسجد کی تعمیر پر اب تک کے اعداد و شمار کے مطابق 2.3 ملین پاؤنڈ یعنی 23 لاکھ پاؤنڈز خرچ ہوئے ہیں اور اس کی گنجائش 600 افراد کے لئے ہے۔ ایک مردوں کا ہال ہے۔ اتنا ہی عورتوں کا ہال ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور ہال ہے۔ اور اس کی تعمیر میں کمپنی کے کام کے علاوہ ہمارے والینٹیئرز (Volunteers) نے بھی کافی کام کیا۔ رشید صاحب ہیں، شاہد صاحب ہیں اور بعض دوسرے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

اس مسجد کے فنڈ کے لئے صرف بریڈفورڈ جماعت نے ہی فنڈز اکٹھے نہیں کئے بلکہ لجنہ اماء اللہ UK کو مَیں نے کہا تھا کہ وہ اس میں بڑا حصہ ڈالیں اور اسی طرح خدام الاحمدیہ کو بھی کیونکہ ہارٹلے پول کی مسجد

انصار اللہ کی رقم کے بہت بڑے حصے سے تعمیر ہوئی تھی۔ تو بہر حال لجنہ اماء اللہ نے اس میں بڑھ چڑھ کر چندے دیئے اور اسی طرح خدام الاحمدیہ نے بھی اور پھر لوکل بریڈفورڈ کی جماعت نے بھی کافی قربانی کی ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

UK جماعت میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ پہلے تو کئی سالوں کے بعد ایک مسجد کی تعمیر ہوتی تھی یا سینٹرز خریدے جاتے تھے لیکن اب ان کو بھی Purpose built مسجدیں بنانے کا خیال آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جاری رکھے اور فی الحال جو انہوں نے 25 مساجد کا اپنا ٹارگٹ مقرر کیا ہے اس کو جلد سے جلد حاصل کرنے والے ہوں۔

یورپ میں جہاں ایک طبقہ مخالفت میں بڑھ رہا ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک طبقہ خاص طور پر نوجوانوں میں ایسا بھی ہے جن کا اسلام کی طرف رجحان پیدا ہو رہا ہے۔ تعلیم تو وہ قرآن کریم سے دیکھتے ہیں، تاریخ پڑھتے ہیں، واقعات دیکھتے ہیں۔ UK میں جو اسلام کا عروج ہوا اس کو دیکھتے ہیں۔ پھر جو ترقیات اسلام کے ذریعہ سے اس وقت ملیں اس سے متاثر ہوتے ہیں اور پھر کیونکہ جماعت احمدیہ بعض علاقوں میں بہت مختصر تعداد میں ہے، اتنا تعارف بعض جگہ پر نہیں ہے، لوگ جانتے نہیں ہیں، تو جن مسلمان گروہوں کے پاس جاتے ہیں ان کے ذریعہ سے جب مسلمان ہوتے ہیں تو بعض دفعہ غلط راستوں پر چل پڑتے ہیں۔ اس لئے مَیں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ فرانس کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر ایک جرمن ڈپلومیٹ آئے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ جرمنی کے نوجوانوں کا اسلام کی طرف بڑا رجحان ہے اور میری یہ خواہش ہے کہ اگر ہم نے مسلمان ہی ہونا ہے تو پھر احمدی مسلمان ہوں تا کہ صحیح راستے پر چلنے والے ہوں۔ تو یہ جو رجحان پیدا ہو رہا ہے اس کو سنبھالنا ہے اور جب ہم مسجد بناتے ہیں تو ایک نیا تعارف جماعت کا ہوتا ہے۔ نئے نئے تعارف کے راستے کھلتے ہیں۔

امیر صاحب نے جو رپورٹ دی تھی اس میں لجنہ کی تعریف کی گئی تھی کہ فنڈز کی وصولیوں میں لجنہ اماء اللہ UK نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے لیکن خدام الاحمدیہ پہ ان کو کچھ شکوہ تھا۔ تو جہاں تک خدام الاحمدیہ کا سوال ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے بھی اپنا وعدہ پورا کر دیا لیکن بہر حال اگر نہیں کیا تو وہ اس شکوہ کو دُور کریں۔

دوسری مسجد کا جو مَیں نے کہا کہ شیفیلڈ میں مسجد بن رہی ہے یہاں بھی 1985ء سے جماعت قائم ہے اور اب جہاں موجودہ جائیداد (پراپرٹی) خریدی گئی ہے اور مسجد بنائی ہے یہ 2006ء میں خریدی گئی تھی اور وہاں بھی 5 لاکھ پاؤنڈ کی لاگت سے مسجد تیار ہوئی ہے۔ 2006ء میں وہاں چند ایک لوگ تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے

فضل سے 200 کی جماعت ہے۔اس مسجد کی گنجائش بھی 300 نمازیوں کی ہے۔

اسی طرح کچھ سینٹرز خریدے گئے ہیں۔لیمنگٹن سپا(Liamington Spa) میں اور ہڈرز فیلڈ میں ایک نئی جگہ خریدی گئی ہے۔یہ ڈیڑھ ایکڑ کی جگہ ہے جہاں انشاء اللہ کسی وقت آئندہ جلد امید ہے مسجد تعمیر ہو جائے گی۔اللہ تعالیٰ وہاں بھی جلد تعمیر کرنے کی توفیق دے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کرنا چاہئے کہ دنیائے احمدیت میں مسجدوں کی تعمیر کی طرف جو توجہ ہو رہی ہے اس میں UK والے بھی حصہ دار بن رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو جلد جو ٹارگٹ مَیں نے بیان کیا ہے اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔لیکن ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کیا عمارت بنا دینا اور ایک خوبصورت عمارت بنا دینا کافی ہے۔کیا یہی بات ہمیں اس حدیث میں بتائے گئے انعام کا وارث بنائے گی جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اس دنیا میں اللہ کا گھر بنایا اس نے اگلے جہان میں اپنا گھر بنایا۔یقیناً مسجد بنانا ایک نیک کام ہے اور اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے تبھی تو اگلے جہان میں بھی اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے ایک گھر بنانے کی خوشخبری دی ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لئے اس گھر کو تعمیر کرنے کا حکم دیا ہے وہ مقصد پورا کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔اپنی نیتوں کو خالص کرتے ہوئے وہ جذبہ پیدا کرنا بھی ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ نے جو دلوں کا حال جانتا ہے، جس کے علم میں ہے کہ بندے کے دل میں کسی کام کے کرنے کی نیت کیا ہے اُس خدا کے لئے وہ خالص دل پیدا کرنا ضروری ہے جس میں اس کی رضا کے حصول کا مقصد کوٹ کوٹ کر بھرا ہو۔جس میں خالصتاً للہ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کا جذبہ بھی موجزن ہو۔پس مَیں امید کرتا ہوں کہ مسیح محمدی کے غلام ہونے کے ناطے یقیناً یہ جذبہ ہر احمدی کے دل میں ہے اور یہاں بھی ہر احمدی کے دل میں یہ مسجد تعمیر کرتے وقت پیدا ہوا ہوگا۔کیونکہ اگر یہ جذبہ نہیں تو ایسی مسجد کے بدلے اگلے جہان میں مسجد بنانے یا گھر بنانے کا کیا سوال ہے، اس دنیا میں ہی ایسی مسجد کو زمین بوس کرنے کا حکم دیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول نہ ہو۔چنانچہ جب مخالفین اور منافقین نے اللہ کے نام پر دُنیا کو دھوکہ دینے کے لئے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایک مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ نے اسے گرانے کا حکم دیا۔

اس بات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى۔ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ۔لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا۔ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ

اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ۔ فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ۔ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ۔ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (التوبۃ:107-109) اور وہ لوگ جنہوں نے تکلیف پہنچانے اور کفر پھیلانے اور مومنوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے اور ایسے شخص کو کمین گاہ مہیا کرنے کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول سے پہلے ہی سے لڑائی کر رہا ہے ایک مسجد بنائی، ضرور وہ قسمیں کھائیں گے کہ ہم بھلائی کے سوا کچھ نہیں چاہتے تھے۔ جبکہ اللہ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً وہ جھوٹے ہیں۔ تُو اس میں کبھی کھڑا نہ ہو یقیناً وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی ہو زیادہ حقدار ہے کہ تو اس میں نماز کے لئے قیام کرے۔ اس میں ایسے مرد ہیں جو خواہش رکھتے ہیں کہ وہ پاک ہو جائیں اور اللہ پاک بننے والوں سے محبت کرتا ہے۔

فرمایا: پس جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے تقویٰ اور اس کی رضا پر رکھی ہو کیا وہ بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھوکھلے ڈھے جانے والے کنارے پر رکھی ہو۔ پس وہ اسے جہنم کی آگ میں ساتھ لے گرے اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

ہم جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مسیحؑ محمدی کے غلاموں میں سے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے دنیا میں اس زمانے میں اپنی پہچان کرانے کے لئے بھیجا تھا۔ جن کی بعثت کا مقصد ہی یہی ہے کہ بندے کو خدا کے قریب کرنا اور مخلوق خدا کا حق ادا کرنا۔ مخلوق کو مخلوق کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانا۔ ہم سے تو کبھی یہ توقع کی نہیں جا سکتی کہ ہماری مسجدیں کبھی بھی ایسی مسجدیں ہوں جن کا مقصد تکلیف پہنچانا ہو۔ یا جس میں اللہ معاف کرے کبھی کفر کی تعلیم دی جائے یا مومنوں میں پھوٹ ڈالنے کا ذریعہ بنے یا اللہ اور رسول کے مخالفین کو کبھی ہم پناہ دینے والے ہوں۔ پس جب ہم کبھی ان برائیوں کے کرنے والے نہیں ہو سکتے تو پھر ہمیں اپنے ماحول میں اس بات کو پھیلانا ہوگا۔ اس مسجد کی تعمیر کے بعد پہلے سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچانا ہوگا کہ آنحضرت ﷺ کی غلامی میں جس مسیح و مہدی نے آنا تھا اور دنیا کی تکلیفیں دُور کرنے کے لئے آنا تھا وہ آ چکا اور ہم اس کی جماعت کے فرد ہیں۔ ہم اُس کو ماننے والے ہیں۔ ہم وہ ہیں جو تکلیف کا تو سوال نہیں محبت اور پیار کی شمعیں دلوں میں جلانے والے ہیں۔ ہم اُس مسیح محمدی کے ماننے والے ہیں جس نے اعلان کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے تا کہ ’’سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں‘‘۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 180)

پس ہماری مساجد اس تعلیم کا پرچار کرنے والی ہوں جو پیار محبت اور حلم کی بنیاد ڈالنے والی ہے۔ہم تو ہر حال میں صلح کا ہاتھ بڑھاتے ہوئے دنیا کو امن دینے کے خواہش مند ہیں۔ہم نے تو دنیا کی تکلیفیں دُور کرنے کے لئے ہمیشہ قربانیاں دی ہیں اور ہمیشہ قربانیاں دیتے چلے جائیں گے۔آج دنیا میں جماعت احمدیہ کا تعارف ہی دنیا کی تکلیفوں کو دُور کرنے میں صف اوّل میں رہنے والوں کے حوالے سے ہے۔ جولوگ بھی ہمیں جانتے ہیں، وہ اسی لئے جانتے ہیں کہ یہ ایک امن پسند جماعت ہے۔ بلکہ مَیں تو یہ کہوں گا کہ ہم سب سے آگے ہیں کیونکہ ہماری خدمات بے لوث ہیں اور جہاں بھی موقع ملتا ہے بغیر امتیاز کے ہر جگہ پر ہیں۔

افریقہ میں ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ سے خدمت کر رہے ہیں۔ جزائر میں خدمت کر رہے ہیں۔ ساؤتھ امریکہ میں خدمت کر رہے ہیں۔ پھر احمدیوں کی انجینئرز ایسوسی ایشن ہے۔UK والے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں افریقہ میں بھی اور دوسرے ممالک میں بھی بہت کام کر رہے ہیں۔تو ہر جگہ ہمارا کام تو خدمت کرنا ہے تا کہ لوگوں کی تکلیفیں دور ہوں۔ پینے کے لئے جہاں پانی مہیا نہیں وہاں پینے کے لئے پانی مہیا کرتے ہیں۔غرض بے شمار طرح کی خدمتیں ہیں جو جماعت احمدیہ انجام دے رہی ہے۔

پھر جو مَیں نے آیات پڑھی تھیں ان میں ایک برائی اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کی جو خدا تعالیٰ کی خاطر نہ بنائی جائے یہ بیان فرمائی کہ کفر پھیلانے والی ہے۔جبکہ ہماری مساجد تو خدائے واحد کی عبادت کا حق ادا کرنے کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ ہماری مساجد تو اپنے مقصد پیدائش کا حق ادا کرنے کے لئے بنائی جاتی ہیں اور وہ مقصد ہے ایک خدا کی عبادت کرنا۔اس علاقہ میں مسلمانوں کی بھی کافی آبادی ہے۔مَیں نے جیسے ذکر کیا ان کی بہت ساری مساجد بھی ہیں ان میں سے ایک طبقہ کو تو ہماری مسجد کا بننا پسند نہیں آیا اس لئے تعمیر کے دوران بعض لوگوں نے نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔اس کے علاوہ بعض غیر مسلموں نے بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔لیکن ان کے یہ فعل اور عمل ہمیں اپنے خدا کی عبادت کا پہلے سے بڑھ کر حق ادا کرنے والا بنانے والے ہونے چاہئیں۔اپنے خدا سے تعلق میں پہلے سے بڑھ کر ہماری کوشش ہونی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے بننا چاہئے۔اس ارشاد میں اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ:

''وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں''۔(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20صفحہ 180)

تو یہ آپؐ کا کام تھا کہ وہ خالص توحید جو دنیا سے ختم ہوگئی ہے اس کو نہ صرف قائم کرنا بلکہ اس کا ایسا پودا لگانا جو کبھی سوکھنے والا نہ ہو، ہمیشہ ہرا بھرا رہے۔ اور ہم وہ لوگ ہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم آپ کی جماعت میں شامل ہوئے۔ ہم اس پودے کی شاخیں ہیں۔ جب تک ہم سرسبز شاخیں رہیں گی اس کا حق ادا کرتی رہیں گی توحید کا حق ادا کرتے رہیں گے ہم اس پودے سے جڑے رہیں گے۔ ورنہ سوکھے پتوں کی طرح اور سوکھی ٹہنیوں کی طرح علیحدہ ہوجائیں گے۔

پس ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر اپنوں کو بھی اور غیروں کو بھی اپنے قول وفعل سے یہ ثابت کروانا ہے کہ ہم خدائے واحد کی عبادت کرنے کے لئے مسجدیں بنانے والے ہیں۔ اور شرک کے خاتمے کے لئے ہر قربانی کرنے والے ہیں تاکہ دنیا سے ہمیشہ کے لئے کفر والحاد ختم ہوجائے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مساجد بنانا ان کا کام نہیں جو مومنوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے والے ہوں۔ پس آج ہم میں سے ہر احمدی کا یہ نعرہ ہونا چاہئے اور صرف نعرہ نہیں اس کے ہر قول اور عمل سے اس بات کا اظہار ہونا چاہئے کہ وہ محبتوں کا علمبردار ہے۔ وہ دلوں کو جوڑنے والا ہے۔ وہ فتنہ وفساد کو دنیا سے عمومی طور پر ختم کرنے والا ہے اور خاص طور پر اپنے معاشرے سے اپنے اندر سے ختم کرنے والا ہے اور وہ رُحَمَـآءُ بَيْنَهُمْ کا عملی اظہار کرنے والا ہے۔ تبھی یہ مسجد ہمارے اس مقصد کو پورا کرنے والی ہوگی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ تبھی ہماری تبلیغ دوسروں کے دلوں پر اثر کرنے والی ہوگی۔ تبھی ہم اپنے ان مسلمان بھائیوں کے بھی دل جیتنے والے ہوں گے جن کو ان کی لاعلمی اور غلط راہنمائی نے شکوک وشبہات میں ڈالا ہوا ہے۔ کیونکہ اب اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آپؐ کے عاشق صادق اور مسیح محمدی نے ہی تمام مسلمانوں کو امت واحدہ بنانے کا کردار ادا کرنا ہے۔ اب اس مسیح محمدی کی جماعت کی ذمہ داری ہے کہ مومنوں کا حقیقی کردار ادا کریں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی حقیقی تعلیم کو اپنے پر لاگو کریں۔ تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوں اور اِس مسجد کو اُس مسجد کے نمونے پر قائم کردیں جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کی بنیاد اللہ کے تقویٰ اور اس کی رضا پر رکھی گئی تھی۔ ورنہ جو مسجد بغیر تقویٰ کے اور تقویٰ کے مقاصد پورا نہ کرتے ہوئے تعمیر کی جائے وہ آگ کے کنارے پر بننے والی مسجد ہے۔ ایسی عمارت ہے جو آگ کے کنارے پر بنائی گئی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جگہ اس کی اس طرح وضاحت فرمائی کہ دریا کا کنارہ تو پانی میں گرتا ہے۔ اب دریا چوڑا ہوجاتا ہے۔ اس سے مزید لوگوں کو فائدہ ہی ہوتا ہے لیکن نفاق کا کنارہ آگ

میں گرتا ہے۔ جو مسجدیں خالص اللہ کی رضا کے لئے نہ ہوں وہ اِس مسجد کی مثال دے کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی بتایا ہے کہ وہ آگ میں گرنے والی مسجد تھی۔ ہم تو نفاق سے پاک اور خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کام کرنے والے لوگ ہیں۔ ہماری مسجدیں تو انشاء اللہ ان مسجدوں کا کردار ادا کرنے والی ہیں جو ہر قربانی کرنے والے کے لئے جنت میں گھر بنانے کی ضمانت دینے والی ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ مثال دے کر منافقین اور مخالفین کی ایسی حرکتوں کا ذکر کیا ہے جن سے مومنوں کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو یا یہ ارادہ ہو کہ ہمیں نقصان پہنچانا ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے یہ تسلی بھی دلائی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں یہ کوشش ناکام ہوئی۔ تو آئندہ بھی اگر مومن، خالص مومن، ایمان کا مظاہرہ کرتے رہیں گے اور تقویٰ پر قائم رہیں گے تو خدا تعالیٰ مومنوں کی جماعت کو ہر شر اور تکلیف سے بچانے کے سامان پیدا فرماتا رہے گا۔

لیکن یہاں مومنوں پر بھی ذمہ داری ڈالی ہے کہ اس مسجد کی مثال تمہارے سامنے ہے جس کی بنیادیں تقویٰ پر اٹھائی گئیں۔ اس سے مراد مسجد نبوی ہے جس کی بنیادیں عاجزی اور دعاؤں سے اٹھائی گئیں جو تقویٰ کے قیام کے لئے بنائی گئی۔ پس آئندہ بھی مومن ہمیشہ اپنے سامنے وہ نمونے رکھیں جو آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ نے اس مسجد کی بنیادیں اٹھاتے ہوئے قائم کئے تھے۔ ورنہ کوئی ضمانت نہیں کہ تمہاری مساجد تمہیں خدا کا قرب دلانے والی بنیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے اپنے دلوں کو پاک کرنے کی خواہش رکھنا اور اس کے لئے تقویٰ پر قدم مارنا انتہائی ضروری چیز ہے۔

پس ہر احمدی جب بھی مسجد بنائے اسے ہر وقت یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ اس کی تعمیر کا مقصد ایک خدا کی عبادت کرنا اور تقویٰ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔

تقویٰ کیا ہے یا متقی کون ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ: ’’اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس کو راضی کرنے کے لئے جو شخص ہر ایک بدی سے بچتا رہے اس کو متقی کہتے ہیں‘‘۔

ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ’’قرآن شریف تقویٰ ہی کی تعلیم دیتا ہے اور یہی اس کی علت غائی ہے۔‘‘ یعنی تقویٰ ہی اس کا بنیادی مقصد ہے۔ فرمایا کہ ’’اگر انسان تقویٰ اختیار نہ کرے تو اس کی نمازیں بھی بے فائدہ اور دوزخ کی کلید ہو سکتی ہیں‘‘۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ 411۔ الحکم جلد 11 نمبر 28 مورخہ 10/اگست 1907ء صفحہ 14)

اللہ ہر احمدی کو اس سے محفوظ رکھے کہ نمازیں صرف بے فائدہ ہی نہیں ہیں بلکہ دوزخ کی طرف لے جانے والی ہیں۔ہم مسجد کی باتیں کر رہے ہیں کہ اس کا مقصد تقویٰ کا قیام ہونا چاہئے اور اس تقویٰ کے حصول کے لئے ایک مسلمان نماز پڑھتا ہے اور اس کے بنانے سے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر دیتا ہے۔ یہاں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انذار فرمایا ہے۔

تو ہر وہ شخص جو مسجد کے لئے قربانی دینے والا ہے اُسے پہلی بات ہمیشہ یہ پیش نظر رکھنی چاہئے کہ مسجد بناتے ہوئے نیت صاف ہو، ہر قسم کے فتنہ وفساد سے پاک ہو۔ اب جو نمازیں پڑھنے والے ہیں ان کے بارہ میں فرمایا کہ اگر تقویٰ نہیں تو بے شک ظاہری نمازیں تم لوگ پڑھ رہے ہو یہ بے فائدہ ہے۔انسان اگر غور کرے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

پھر ایک جگہ آپؑ نے فرمایا کہ ”جہاں تقویٰ نہیں وہاں حسنہ حسنہ نہیں اور کوئی نیکی نیکی نہیں ہے۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ 410۔ الحکم جلد 5نمبر 32 مورخہ 31/اگست 1901ء صفحہ3)

پس ہمیں اس بات پر ہی خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ ہم نے ایک بہت خوبصورت مسجد بنالی جو دُور سے نظر آتی ہے اور اس شہر میں بڑی نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔اصل خوبصورتی اس کی اس وقت ظاہر ہوگی جب ہم تقویٰ پر چلتے ہوئے اس مسجد کی تعمیر کے مقاصد کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے ان مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ خالص اللہ کا ہو کر اپنی نمازوں کی ادائیگی کی کوشش کرے۔اور پہلے سے بڑھ کر آپس میں پیار محبت اور بھائی چارے کے تعلقات پیدا کرے۔اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے کی غلطیوں سے صرف نظر کرنے والا ہو، ان کو معاف کرنے والا ہو۔اپنے دلوں کو ہر قسم کے کینوں اور بغضوں سے پاک کرنے والا ہو۔اپنوں اور غیروں ہر ایک کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ عاجزی اور انکسار دلوں میں پیدا کرنے والے ہوں۔تبھی اس مسجد کی تعمیر سے فیض پاتے ہوئے جنت میں خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے گھر میں ہم جگہ پانے والے ہوں گے۔تبھی ہماری نمازیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے والی ہوں گی۔اللہ تعالیٰ ہمیں یہ مقام حاصل کرنے اور اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جو آیت مَیں نے شروع میں تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے دو اہم حکم عطا فرمائے ہیں جو قرآن کریم کی ابتداء سے لے کر آخر تک مختلف حوالوں اور مختلف طریق پر مسلسل بیان ہوئے ہیں اور ان

میں سے پہلا حکم نمازوں کا قیام ہے۔جس کے بارہ میں بھی مَیں نے تھوڑی سی توجہ دلائی ہے کہ اس مسجد کی تعمیر کے بعد تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی نمازوں کی حفاظت ہر مومن پر فرض ہے اور یہی بات پھر مزید تقویٰ میں بڑھائے گی۔

نماز کی حقیقت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''نماز کیا چیز ہے؟ وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسولؐ کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا کہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔''

(کشتیٔ نوح۔روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 68-69)

اور جب اثر ہوگا تو پھر تقویٰ کے معیار بھی بڑھیں گے۔پس اللہ تعالیٰ کا قرب نماز کو سمجھ کر پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے۔اب جبکہ اس مسجد کی تعمیر کے بعد آپ کی ذمہ داری بڑھے گی کیونکہ مَیں نے یہی دیکھا ہے کہ مسجد کی تعمیر کے ساتھ عموماً تعارف بڑھتا ہے اور نئے راستے تبلیغ کے کھلتے ہیں تو اس کے لئے بھی اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کرنے کی ضرورت ہے تا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش پہلے سے بڑھ کر ہو۔اور ان نمازوں کی وجہ سے آپ کو اپنی اصلاح کے ساتھ احمدیت کا پیغام پہنچانے کے بہتر مواقع بھی حاصل ہوں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج بھی نکلیں گے۔

اب اس آیت میں بیان کردہ دوسرے حکموں کی طرف آتا ہوں۔یہ عجیب اتفاق ہے کہ بریڈفورڈ کی مسجد اور ہارٹلے پول کی مسجد کی بنیاد مَیں نے ایک دن کے وقفہ سے رکھی تھی۔ پہلے بریڈفورڈ کی، اس سے اگلے دن ہارٹلے پول کی مسجد۔لیکن ہارٹلے پول کی مسجد آج سے دو سال پہلے مکمل ہوگئی کیونکہ چھوٹی تھی اس لئے جلدی مکمل ہوگئی۔لیکن بریڈفورڈ کی مسجد کو کچھ عرصہ لگ گیا۔ بہرحال جو بات مَیں کہنی چاہتا ہوں وہ یہ کہ ہارٹلے پول کی مسجد کا جب افتتاح ہوا تو اس وقت بھی یہ اتفاق تھا یا اللہ تعالیٰ کا خاص تصرف تھا کہ تحریک جدید کے سال کا وہاں مَیں نے اعلان کیا اور لندن سے باہر تحریک جدید کے نئے سال کا جو پہلا اعلان میری طرف سے ہوا تھا وہ وہیں تھا۔اور آج آپ کی مسجد کے افتتاح پر بھی اتفاق سے وہ دن ہے جب تحریک جدید کا پرانا سال ختم ہوا اور نئے سال کا آغاز ہو رہا ہے۔

تحریک جدید کے قیام کی وجہ دشمنان احمدیت کی بڑھتی ہوئی دشمنی تھی جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا تو اس وقت دشمن کے احمدیت کو ختم کرنے کے بڑے شدید منصوبے تھے۔ لیکن آپؓ نے جب جماعت کے سامنے یہ تحریک رکھی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس منصوبے سے احمدیت کی تبلیغ پہلے سے زیادہ بڑھ کر اور شان سے ہندوستان سے باہر کے ممالک میں پھیلی۔ آج ہم جو مسجدیں بنا رہے ہیں یا مشن ہاؤسز کھول رہے ہیں، سینٹرز لے رہے ہیں اور جماعتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے یہ اصل میں اسی تحریک کا ثمرہ ہے۔ پس آج آپ کو ایک نئے جوش اور ولولے کے ساتھ اپنی دعاؤں کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح انعامات سے نواز رہا ہے۔ ایک جوش کے ساتھ تبلیغ کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک جوش کے ساتھ مالی قربانی کی ضرورت ہے اور یہی حقیقی شکرانہ ہے اور یہی دشمنوں کی کوششوں کا جواب ہے۔

اس آیت میں جو دوسری بات بیان کی گئی ہے وہ یہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے کہ مال خرچ کرو۔ ہر عقلمند جانتا ہے کہ یہاں مال خرچ کرنے سے مراد خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ جس سے لٹریچر وغیرہ کی اشاعت کی تبلیغی ضروریات پوری ہوں۔ مساجد کی تعمیر ہو سکے۔ نئے مشن کھل سکیں۔ مبلغین تیار ہو سکیں۔ پہلے تو قادیان میں ایک جامعہ احمدیہ تھا اور ایک ربوہ میں۔ دو جامعہ تھے۔ اب مبلغین کی نئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اور مبلغین کو تیار کرنے کے لئے کئی جگہ جامعات کھل چکے ہیں تاکہ جو نئی ضروریات آئندہ پیش آنے والی ہیں ان کو پورا کیا جا سکے۔ برطانیہ بھی ان خوش قسمت ملکوں میں سے ہے جہاں جامعہ احمدیہ قائم ہے۔ تو بہرحال اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ مال خرچ کرو تو اخراجات کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ صرف ایک کام کر کے بیٹھ نہ جاؤ بلکہ جس طرح تمہارے لئے نمازوں کی طرف مستقل توجہ کی ضرورت ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، خالص ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ضرورت ہے۔ اسی طرح مالی قربانیوں کی بھی ضرورت ہے۔ ایک دفعہ کی مالی قربانی سے تمہارا فرض پورا نہیں ہو جاتا۔ ایک مسجد بنانے سے مالی قربانیوں میں کمی نہیں آنی چاہئے۔ تھوڑا سا لٹریچر شائع کرنے سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ بہت ہو گیا۔

اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کے نئے راستے بھی اللہ تعالیٰ خود بخود کھول رہا ہے اور اس کے لئے اخراجات کی بھی ضرورت ہے۔ ان نئے راستوں میں جیسے ہم دیکھتے ہیں ایم ٹی اے بھی ہے۔ آج پہلی دفعہ یہاں اس شہر سے براہ راست دنیا خطبہ بھی سن رہی ہے۔ ایم ٹی اے کا تبلیغ کے میدان میں بہت بڑا کردار ہے۔ دنیا میں اس کی وجہ سے نہ صرف احمدیت کا تعارف ہو رہا ہے بلکہ اکثر ممالک کی اکثر جگہوں پر احمدیت اور اسلام کا پیغام

اس کے ذریعہ سے سے پہنچ چکا ہے۔اب صرف ملکوں یا چند شہروں میں پیغام پہنچا دینا ہی کافی نہیں ہم نے دنیا کے ہر شہر، ہر گاؤں، ہر قصبے اور ہر گلی میں اس کا پیغام پہنچانا ہے اور بہر حال اس کے لئے قربانیاں دینے کی ضرورت ہے۔اس کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے۔اسی لئے آپ لوگ اپنے عہدوں میں یہ عہد کرتے ہیں کہ جان و مال، وقت اور عزت قربان کروں گا۔کس لئے؟ بغیر کسی مقصد کے لئے تو نہیں کرنا؟ اللہ تعالیٰ کے دین کا پیغام پہنچانے کے لئے کرنا ہے۔آنحضرت ﷺ کا جھنڈا دنیا میں لہرانے کے لئے کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ احباب جماعت کے دل میں وہ خود جوش ڈالتا ہے کہ وہ مالی قربانی کریں۔آج دنیا جب مالی بحران میں گرفتار ہے احمدی کو اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے کہ تمہاری عبادتیں اور تمہاری مالی قربانیاں تمہیں اس کے بداثرات سے محفوظ رکھیں گی۔کیونکہ مومن کی نظر اپنی آخری منزل کی طرف ہوتی ہے اور ہونی چاہئے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہ دنیاوی تجارتیں اور روپیہ پیسہ کام آئے گا۔نہ تمہاری دوستیاں کام آئیں گی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کی گئی عبادتیں اور مالی قربانیاں کام آئیں گی۔اللہ تعالیٰ کا جماعت پر بڑا احسان ہے کہ احمدیوں نے اس پیغام کو سمجھا ہے۔مالی قربانیوں کے بوجھ بعض دفعہ اتنے زیادہ ہو جاتے ہیں کہ احساس ہوتا ہے کہ بہت بڑھ گئے ہیں۔لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کی ایک بہت بڑی تعداد جن کو قربانی کی عادت پڑ چکی ہے وہ قربانی کرتے چلے جاتے ہیں۔یہ مسجد بنائی تو بعض نے اس میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ایک شخص کو مَیں جانتا ہوں جو عارضی طور پر یہاں آیا ہوا تھا، اس کے پاس جو کچھ بھی تھا اس نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے دے دیا اور مجھے اس سے کہنا پڑا کہ نفس کا بھی حق ہے، اس کو بھی ادا کرنا چاہئے۔

پھر تحریک جدید کا سال جن کو پتہ ہے کہ 31/اکتوبر کو ختم ہوتا ہے تو اس دن سے تیار ہو کر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں کہ کب خطبہ آئے اور مَیں نئے سال کا اعلان کروں تو ہم اپنا چندہ دیں یا وعدہ لکھوائیں۔مَیں جانتا ہوں کہ ایسے بھی ہیں جو رقم جمع کر کے بیٹھے ہوتے ہیں کہ جب اعلان ہو تو فوری طور پر اپنے وعدے کے ساتھ ادائیگی بھی کر دیں۔خدا تعالیٰ سے ادھار نہیں رکھتے۔ایسے بھی ہیں جو یہ سوچ رکھتے ہیں کہ اگر قرض لے کر اپنی ضروریات پوری کی جاسکتی ہیں تو تحریک جدید کا وعدہ اور دوسرے چندے کیوں ادا نہیں کئے جاسکتے۔حالانکہ نفس کا حق ادا کرنا بھی بڑا ضروری ہے۔لیکن ہر ایک کا اپنے خدا کے ساتھ علیحدہ معاملہ ہے۔اس لئے باوجود بہت سے لوگوں کے علم ہونے کے کہ ان کی ایسی حالت نہیں ہے، میں ان کو یہ نہیں کہتا کہ چندہ واپس لے لو۔ان کو توجہ ضرور دلاتا ہوں کہ اپنا اور اپنی بیوی بچوں کا حق بھی ادا کرو۔تو جواب ان کا یہی ہوتا ہے کہ یہی تو ہم خدا تعالیٰ سے سودا

کرتے ہیں بلکہ ایسے لوگوں کی بیویاں بھی بڑھ چڑھ کر قربانی کر رہی ہوتی ہیں اور احمدی عورتیں تو مَیں نے دیکھا ہے کہ ماشاءاللہ مردوں سے مالی قربانی میں زیادہ آگے بڑھی ہوئی ہیں۔ابھی آپ نے سنا مَیں نے رپورٹ میں بتایا تھا کہ امیر صاحب نے مجھے رپورٹ دی کہ لجنہ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔

اسی طرح جرمنی میں جو برلن کی مسجد ہے لجنہ تعمیر کر رہی ہے وہاں بھی لجنہ UK نے تقریباً پونے دو لاکھ پاؤنڈ ادا کئے ہیں۔ برطانیہ میں جو نئی مسجدیں بنانے اور سینٹرز خریدنے کی رَو چلی ہے اس میں بھی مَیں سمجھتا ہوں کہ احمدی عورتوں کا بڑا ہاتھ اور کردار ہے۔اس کا اظہار کئی میٹنگز میں اور شوریٰ میں احمدی عورتوں کی طرف سے ہوتا ہے۔ میرے سامنے بھی کئی دفعہ ہو چکا ہے۔ ملاقاتوں میں بھی اظہار کرتی ہیں کہ فوری طور پر مسجد بنی چاہئے کیونکہ یہ ہمارے بچوں کی تربیت کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ پس یہ ہے احمدیت کی خوبصورتی۔ یہ ہے وہ انقلاب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم میں پیدا کیا ہے، ہماری ماؤں، بہنوں، بیٹیوں میں بھی پیدا کیا ہے اور جب تک کہ یہ روح ان میں قائم رہے گی، ان کی نسلوں میں عبادتوں میں ترقی کرنے والے اور مالی قربانی کرنے والے پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ان کی نسلیں بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کرنے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو ہمیشہ ایسی قربانی کرنے والی عورتیں، ایسی قربانی کرنے والے مرد، بچے اور بوڑھے عطا فرماتا چلا جائے، جو دنیا کی دوستیوں اور دنیا کی تجارتوں کی طرف دیکھنے کی بجائے آخرت پر نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے طالب ہوں اور تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوں۔

اب مَیں آخر میں وہ اعداد وشمار پیش کر دیتا ہوں جن میں تحریک جدید کا موازنہ ہوتا ہے کیونکہ اس کا بھی دنیا کو انتظار ہوتا ہے۔تحریک جدید کا 74واں مالی سال ختم ہوا ہے اور نیا 75واں سال شروع ہو گیا ہے۔ اور جو رپورٹس آئی ہیں اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر جماعت کو تحریک جدید میں 41 لاکھ 2 ہزار 792 پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی اور یہ وصولی گزشتہ سال کی وصولی کے مقابلے پر 5 لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔ باوجود اس کے کہ دنیا میں بہت بڑا مالی کرائسز (Crises) آیا ہوا ہے اور عموماً احمدیوں کا مزاج ہر جگہ یہی ہے کہ آخری مہینہ بلکہ آخری دن میں اپنے وعدے پورے کرتے ہیں، سارا سال انتظار کرتے ہیں یا تقسیم کیا ہوتا ہے۔

بہرحال پاکستان دنیا بھر کی جماعتوں میں اس دفعہ بھی مجموعی لحاظ سے پہلے نمبر پر ہے۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے جو پہلی دس جماعتیں ہیں، ان کے بارہ میں بتا دیتا ہوں کہ پاکستان نمبر 1، پھر امریکہ، پھر برطانیہ۔لیکن امریکہ نمبر 2 تو آ گیا ہے، اس وجہ سے کہ آخر میں جب ہم نے Calculate کیا تو

ڈالر کا ریٹ کچھ بہتر ہوگیا تھا لیکن ٹوٹل وصولی ان کی گزشتہ سال سے کم ہے اس لئے امریکہ کو توجہ کرنی چاہئے اور نمبر تین برطانیہ ہے۔ اس سال برطانیہ نے وصولی کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے 74 ہزار پاؤنڈ زائد وصولی کی ہے۔ اور پھر نمبر 4 جرمنی ہے، پھر کینیڈا، انڈونیشیا، انڈیا، بیلجیم اور آسٹریلیا آٹھویں نمبر پر ہے۔ نویں نمبر پر سوئٹزرلینڈ (پہلے نکل گیا تھا دوبارہ آ گیا ہے) اور دسویں نمبر پر نائیجیریا اور ماریشس۔

نائیجیریا کی جماعت تحریک جدید میں نمایاں طور پر آگے آئی ہے اور مجموعی طور پر وصولی کے لحاظ سے پہلی دس جماعتوں میں شامل ہوگئی اور اس طرح افریقن ممالک میں نائیجیریا وہ پہلا ملک ہے جو پہلی دس جماعتوں میں آ گیا اور اس نے ایک اچھی مثال قائم کر دی ہے۔ گزشتہ سال سوئٹزرلینڈ جیسا کہ مَیں نے بتایا تھا نکل گیا تھا اب دوبارہ اپنی پوزیشن پہ آ گیا ہے۔ گھانا، ناروے، فرانس، ہالینڈ اور مڈل ایسٹ کی بعض جماعتیں بھی ادائیگی کے لحاظ سے قابل ذکر ہیں۔ Figure تو نہیں بتا تا لیکن بہر حال انہوں نے ترقی کی ہے۔ مقامی کرنسی میں جن ملکوں نے وصولی کے لحاظ سے نمایاں طور پر آگے قدم بڑھایا ہے، اس میں پاکستان، برطانیہ، کینیڈا، انڈونیشیا، گھانا، سیرالیون، ٹرینیڈاڈ اور سنگاپور شامل ہیں۔

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندہ ادا کرنے والوں کی تعداد بھی پانچ لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے اور گو کہ میرا جو اندازہ تھا اور جو ٹارگٹ میرے ذہن میں ہے اس سے یہ تھوڑی ہے اگر یہ چاہیں اور جماعتیں اگر پوری طرح کوشش کریں خاص طور پر افریقہ کی جماعتیں تو ایک سال میں ہی یہ تعداد تین گنا زیادہ ہوسکتی ہے اور پھر آگے جمپ (Jump) کرتی چلی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اس میں تعداد کے لحاظ سے بھی جو اضافہ کرنا ہے، جیسا کہ مَیں نے کہا افریقہ میں نائیجیریا نے سب سے زیادہ اضافہ کیا ہے اور توجہ کی ہے، پھر گھانا نے اضافہ کیا ہے، کینیڈا ہے، ہندوستان ہے، جرمنی ہے، برطانیہ ہے، انڈونیشیا ہے، بینن ہے، نائیجریا ہے اور آئیوری کوسٹ ہے تو پانچ ممالک افریقہ کے شامل ہوئے ہیں اور مزید اگر توجہ دیں تو یہ تعداد بہت بڑھ سکتی ہے۔ جو سب سے پہلا دفتر شروع ہوا تھا جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تحریک کا اجراء فرمایا تھا وہ دفتر اوّل کہلاتا ہے جس کے 19 سال تھے، اور اس میں جو مرحومین ہیں ان کے کھاتے زندہ کرنے کے لئے بھی کہا گیا تھا تو یہ تقریباً تمام کھاتے 3 ہزار 851 زندہ کر دیئے گئے ہیں۔ کچھ تو انہوں نے خود ہی ان کے ورثاء نے، عزیزوں نے جاری کئے تھے، باقی جو تھے وہ مرکزی طور پر بعض نے یہاں یورپ سے رقوم بھجیں ان سے 272 کھاتے پورے کر دیئے گئے۔

پاکستان کی رپورٹ بھی پیش کی جاتی ہے اس میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے 3 بڑی جماعتوں میں اوّل

لاہور، دوم ربوہ اور سوم کراچی ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کے رہنے والوں نے اپنی مجموعی وصولی کے لحاظ سے جو فیصد اضافہ ہے وہ بہت زیادہ کیا ہے۔اگر وصولی کے لحاظ سے دیکھا جائے نمبر 1 پہ ربوہ، نمبر 2 پہ کراچی اور نمبر 3 پہ لاہور چلا گیا ہے۔

وصولی کے لحاظ سے پاکستان کی جو باقی پہلے دس نمبر کی جماعتیں ہیں، وہ ہیں راولپنڈی، اسلام آباد، سیالکوٹ، ملتان، کوئٹہ، شیخوپورہ، اوکاڑہ، حیدرآباد، بہاولپور، ساہیوال۔

اور ضلعوں میں پہلے دس اضلاع ہیں، سیالکوٹ، میرپورخاص، گوجرانوالہ، فیصل آباد، سرگودھا، گجرات، بہاولنگر، نارووال، میرپور آزاد کشمیر، پشاور اور بدین۔

پھر جنہوں نے اپنی وصولیوں میں نمایاں پیشرفت کی ہے ان میں سانگھڑ، واہ کینٹ، کنری، کھوکھر غربی (یہ چھوٹی جماعتیں ہیں)166 مراد، ندیم آباد، بشیر آباد، گھٹیالیاں خورد، صابن دستی۔

انگلستان کی جو پہلی بڑی دس مجالس ہیں انہوں نے اس دفعہ یہ کیا ہے کہ بڑی اور چھوٹی علیحدہ کردی ہیں۔ کیونکہ چھوٹی جو تھیں وہ بڑی سے آگے نکل جاتی تھیں۔شاید شکوے کو دور کرنے کے لئے لیکن وصولی کے لحاظ سے بہرحال چاہے اس کو چھوٹی کہیں یا بڑی سکنتھورپ آگے ہی ہے۔حلقہ مسجد فضل نمبر 1 پہ ہے، ووسٹر پارک نمبر 2 پہ، ویسٹ ہل 3 پہ، ٹوٹنگ 4 پہ، سٹن 5 پہ، نیو مالڈن 6 پہ، بریڈفورڈ نارتھ اینڈ ساؤتھ ساتویں نمبر پہ۔(شکر ہے کچھ آگے پوزیشن آرہی ہے)۔ مانچسٹر آٹھ پہ، جلنگھم 9 پہ اور 10 نمبر پہ انرز پارک۔اور چھوٹی جماعتیں جو انہوں نے لی ہیں ان میں سکنتھورپ نمبر 1 پہ، وولورہیمپٹن نمبر 2 پہ، برسٹل 3، سپین ویلی 4، لمنگٹن سپا 5، بورنمتھ 6، نارتھ ویلز 7، ووکنگ 8، کیتھلے 9، ڈیون اور کارنوال 10 نمبر پہ۔

امریکہ میں سیلیکون ویلی نمبر 1 پہ، شکاگو ویسٹ نمبر 2 پہ، ناردرن ورجینیا نمبر 3 پہ، ڈیٹرائیٹ نمبر 4 پہ اور کینیڈا کی جو تین جماعتیں ہیں کیلگری نارتھ ایسٹ پہلے نمبر پہ، کیلگری نارتھ ویسٹ 2 پہ، اور پیس ویلج نمبر 3 پہ۔ میرا تو خیال تھا کہ پیس ویلج نمبر 1 پہ آئے گا۔

بہرحال اللہ تعالیٰ ان سب مالی قربانی کرنے والوں کو جزا دے، ان کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور آئندہ بھی یہ اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے مالی قربانی کی روح کو قائم کرتے ہوئے قربانیاں کرتے چلے جانے والے ہوں اور اپنی عبادتوں کے معیار بڑھاتے چلے جانے والے ہوں۔